66742- مقتدی کا قرآن مجید دیکھ کر امام کے پیچھے امام کی قرآت کے علاوہ قرآت کرنے کا حکم

سوال

میں نماز تراویح امام کی اقتدا میں ادا کرتا ہوں، لیکن امام کی آمین کے بعد اور اپنی سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد میں اپنے ہاتھ میں قرآن مجید پکڑ کر امام کے کی بجائے اپنی خاص قرآت کرتا ہوں، اور پھر باقی ساری نماز میں امام کی اقتدا ہوتی ہے، تو کیا میرے لیے سورۃ فاتحہ کے بعد اپنی قرآت کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ میں کسی اور جگہ سے پڑھ رہا ہوتا ہوں اور امام کہیں اور سے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

پہلی بات تو یہ ہے کہ مقتدی کے لیے
سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد امام کی قرآت سننے کے لیے خاموش رہنا واجب ہے، اور اس کے
لیے سورۃ فاتحہ سے زیادہ پڑھنا جائز نہیں، چاہے وہ حفظ سے پڑھے، یا پھر قرآن مجید
دیکھ کر.

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے
نمازیوں اور غیر نمازیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جب ان کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت ہو
رہی ہو تو وہ اسے خاموشی سے سنیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جب قرآن مجید کی تلاوت کی جائے
تو تم اسے خاموشی کے ساتھ سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے}.الاعراف (204
).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی اسی طرح حکم دیا ہے، ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" امام تو اقتدا و پیروی کرنے کے لیے
بنایا گیا ہے، تو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ قرآت کرے تو تم
خاموش رہو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (404).

اوراس سے سورۃ فاتحہ ہی مستثنی ہے،
اس کے علاوہ کچھ بھی مستثنی نہیں ہے.

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ
بیان کرتے ہیں کہ:

"ہم نماز فجر میں رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
قرآت کرنا شروع کی تو ان پر قرآت بوجھل ہونے لگی، اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو
فرمایا:

"شائد تم اپنے امام کے پیچھے قرآت
کرتے ہو؟"

تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم جی ہاں ایسا ہی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

"ایسا نہ کیا کرو، مگر فاتحہ
الکتاب، کیونکہ جو شخص فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی"

سنن ابوداود حدیث نمبر (823) ابن
باز رحمہ اللہ نے مجموع فتاوی ابن باز (221/11) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ
کہتے ہیں:

مقتدی کے لیے جہری نمازوں میں سورۃ
فاتحہ کے علاوہ کچھ اور قرآت کرنی جائز نہیں، بلکہ سورۃ فاتحہ کے بعد مقتدی کے لیے
امام کی قرآت سننے کے لیے خاموش رہنا واجب ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے:

"شائد تم اپنے امام کے پیچھے قرآت
کرتے ہو؟"

توصحابہ نے عرض کیا: جی ہاں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

"تم فاتحۃ الکتاب کے علاوہ ایسا نہ
کیا کرو، کیونکہ جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نمازہی نہیں ہوتی"

اوراس لیے بھی کہ اللہ تعالی کا
فرمان ہے:

.{اور جب قرآن مجید کی تلاوت کی جائے
تو تم اسے سنو، اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے}.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے:

"جب امام قرآت کرے تو تم خاموش رہو
"

سابقہ حدیث کی بنا پر اس سے صرف سورۃ
فاتحہ کو مستثنی کیا جائیگا، اوراس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
عمومی فرمان ہے:

"جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی
نمازہی نہیں ہوتی"

متفق علیہ. انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز(
.(234/11

دوم:

سوال نمبر (
52876) کے جواب میں یہ بیان ہو
چکا ہے کہ : مقتدی کے لیے امام کے پیچھے قرآن نہیں اٹھانا چاہیے، اسکا امام کے
پیچھے قرآن مجید اٹھا کر کھڑے ہونا خلاف سنت ہے، یہ تو اس صورت میں ہے جب وہ امام
کی قرآت کی متابعت کر رہا ہو.

لیکن اگر وہ قرآن اٹھا کر امام کی
قرآت کی بجائے کہیں اور سے قرآت کر رہا ہو تو یہ بیان ہو چکا ہے کہ ایسا کرنا حرام
ہے، کیونکہ مقتدی کے لیے جھری نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور پڑھنا جائز
نہیں.

واللہ اعلم .